Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
(Bi-Annual) Trilingual: Urdu, Arabic and English
ISSN: 2707-1200 (Print) 2707-1219 (Electronic)
Home Page: http://www.arjish.com
Approved by HEC in "Y" Category
Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
Published by the Al-Khadim Foundation which is a registered organization under the Societies Registration ACT.XXI of 1860 of Pakistan
Website: www.arjish.com
Copyright Al Khadim Foundation All Rights Reserved © 2020
This work is licensed under a
Creative Commons Attribution 4.0 International License

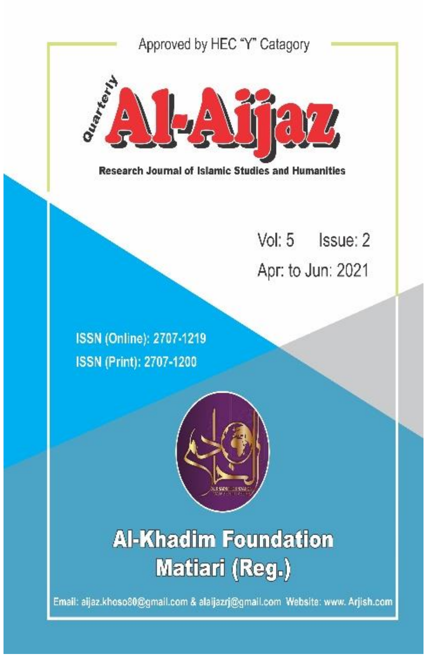

TOPIC:

Juma -tul- Mubarak is an Islamic Festival

AUTHORS:

1. Zaka Ullah Abbasi, PhD Urdu Scholar Federal Urdu University for Arts, Science and Technology Islamabad.
Email: zakaullahabbasi21@gmail.com
2. Dr. Muhammad Waseem Anjum, Chairman Department of Urdu. Federal Urdu University for Arts, Science and Technology Islamabad.

How to cite:
Abbasi, Z. U., & Anjum, D. M. W. (2021). Urdu-20 Juma -tul- Mubarak is an Islamic Festival. *Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities*, *5*(2), 259-266.
https://doi.org/10.53575/Urdu20.v5.02(21).259-266

URL: http://www.arjish.com/index.php/arjish/article/view/307

Vol: 5, No. 2 | April to June 2021 | Page: 259-266

Published online: 2021-06-20

QR Code

جمعۃالمبارک بطور اسلامی تہوار

Juma -tul- Mubarak is an Islamic Festival

Zaka Ullah Abbasi*
Dr. Muhammad Waseem Anjum**

Abstract
There are different religions, cultures and traditions all over the world. Every religion and culture have their own customs which are being celebrated through festivals. Festivals include both religious and non-religious festivals. There are many reasons for celebrating the festivals. They bring people from different religions and cultures together. They also bring happiness moments in the lives of the people. Muslim People use different ways to express their thoughts on the religious festivals of Eid-ul-Fitr, Eid-ul-Azha and Yaum-al-Juma also. This study aims to analyze the need and importance of Yaum-al-Juma in the religion. It also investigates the importance of Yaum-al-Juma which is being celebrated like a festival.
Keywords: Juma-Tul-Mubarak, Islamic Festival, Religion, Nations, Eid-Ul-Fitr, Eid -Ul-Azha

دنیا کے تمام مذاہب میں ہر سال مختلف تقریبات و تہوار منانے کی روایت زمانہ قدیم سے چلی آرہی ہے۔ ہر مذہب، قوم وملت کے افراد اپنے تہوار و تقاریب کو نہایت خوشی اور مسرت سے مناتے ہیں۔ برصغیر کے مختلف مذاہب میں جو بڑے بڑے تہوار اور تقریبات منعقد کی جاتی ہیں اُن میں کرسمس، ایسٹر، ہولی، دیوالی اور عید کے تہوار شامل ہیں۔ ہر قوم کے کچھ خاص تہوار اور تقریبات ہوتی ہیں جن میں اس قوم کے لوگ اپنی اپنی حیثیت کے مطابق خوشی مناتے ہیں۔ یہ گویا انسانی فطرت کا تقاضہ ہے، اس لئے انسانوں کا کوئی طبقہ اور فرقہ ایسا نہیں جن کے ہاں تہوار اور تقریبات کے کچھ دن مخصوص نہ ہوں۔ اسلام کا آغاز عرب معاشرے سے ہوا۔ عرب معاشرے کے لوگ بہت سے تہوار منایا کرتے تھے۔ اِن تہواروں میں چند تہوار ایسے تھے جنہیں انسانی معاشرے کے لیے بے ضرر یا فائدہ مند رکھتے ہوئے انہیں برقرار رکھا (ا)۔ اسلام نے ''عیدالفطر''اور 'عیدالاضحی'' کے تہوار مسلمانوں کے ملی اور دینی تہوار قرار دیے۔ حدیث میں ہے:

''کا ن لکم یومان تلعبون فیھما وقد ابدلکم اللہ بھما خیرا منھما یوم الفطر و یوم الاضحی ''۔ (2)

ترجمہ:۔ ''تمہارے دو دن تھے جن میں تم کھیلا کرتے تھے اور اب اللہ نے تمہیں اُن کی نسبت بہتر دو دن عطاء فرمائے ہیں یعنی عیدالفطر اور عیدالاضحی کا دن''۔

حیات انسانی کے لیے مسرت وخوشی ایک لازمی اور ضروری چیز ہے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ جب ہم تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں زمین کے ہر خطے میں رہنے والی اقوام میں جشن اور تہوار منانے اور اس حوالے سے ایام مقرر کرنے کا سراغ ملتا ہے۔ غمی اور خوشی کا چولی دامن کا ساتھ

* PhD Urdu Scholar Federal Urdu University for Arts, Science and Technology Islamabad
Email: zakaullahabbasi21@gmail.com
** Chairman Department of Urdu. Federal Urdu University for Arts, Science and Technology Islamabad.

ہے۔دنیا کی تقریباً تمام اقوام غمی اور خوشی اپنے اپنے انداز میں مناتے ہیں۔اسلام کی تعلیمات میں عید منانا اور جشن و طرب کے ایام مقرر کرنے کے واضح ثبوت موجود ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ اسلام یہ تعلیم بھی دیتا ہے کہ جشن و نشاط کے نشہ میں اپنی ہستی کو فراموش مت کرنا اور اپنے خالق کو مت بھول جانا۔دنیا کی تمام اقوام جشن مناتی ہیں مگر ان کا تہوار عیش و عشرت سے بھرپور ہوتا ہے۔اُن کا جشن و طرب جسمانی راحتوں اور شہوانی لذتوں میں گزرتا ہے۔وہ لہو و لعب اور کھیل کود کی مجالس قائم کرتے ہیں۔موسموں کے استقبال میں منوں تیل جلاتے ہیں۔ایک دوسرے پر رنگ پھینک کر انسانی صورتوں کو مسخ کرتے ہیں۔اُن کا جشن اور تہوار دنیاوی ہوتا ہے اس لیے اُن کی عیدیں اور تہوار سچی خوشی، کامل نشاط اور قلبی و روحانی تسکین کے سامان سے خالی ہوتے ہیں۔اس کے برعکس دنیائے اسلام کا یوم عید نرالی شان رکھتا ہے۔اِن کی خوشی و مسرت کا انوکھا انداز ہے۔ان کے ارادے احکام الٰہیہ کے ماتحت ہوتے ہیں۔ان کی خواہشیں رضائے الٰہی کی محکوم ہوتی ہیں۔اُن کا ہر فعل خوشنودی رب العالمین کے لیے ہوتا ہے۔جشن و طرب کے سارے سامان روحانیت کی تکمیل اور سعادت دارین کی تحصیل کے لیے ہوتے ہیں۔ان کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ دل رب کی یاد سے غافل نہ ہو،اور زبان اس کے ذکر سے محروم نہ ہو جائے۔اور سب سے بڑا جشن یہ ہوتا ہے کہ سر اس کی اطاعت میں جھکے ہوں اور زبان اس کی تقدیس و حمد و ثناء سے لذت یاب ہو۔اسلام نے عید اور تہوار کو اس کے صحیح خدوخال کے ساتھ ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔قرآن مجید میں ارشاد ہے:

ان صلاتی ونسکی ومحیایٰ و مماتی للہ رب العالمینO (3)

ترجمہ: "تم کہو میری نماز، میری تمام عبادات، میرا جینا، میرا مرنا رب العالمین کے لیے ہے"

اسلام اور دیگر مذاہب کا "تہوار" کا تصور اور فلسفہ جدا جدا ہے۔اسلامی تہواروں میں خشوع و خضوع، متانت، شائستگی اور وقار جیسے عناصر نمایاں ہوتے ہیں۔اس میں اودھم مچانے یا راگ رنگ وغیرہ کا تصور نہیں۔زیر نظر مضمون "جمعۃ المبارک بطورِ تہوار" پر بحث کرنے سے پہلے ذیل میں اسلامی معاشرے کے چند چیدہ چیدہ تہواروں اور تقریبات کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے جس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اسلام میں تہواروں اور تقریبات کو کتنی اہمیت حاصل ہے۔اسلامی معاشرے کے اہم اور مشہور تہواروں میں عید الفطر کا تہوار سب سے نمایاں ہے جو ماہ رمضان ختم ہونے کے بعد شوال کی پہلی تاریخ کو منایا جاتا ہے۔رمضان وہ مبارک مہینہ ہے جس میں قرآن مجید کے نزول کا آغاز ہوا تھا۔اس پورے مہینے میں مسلمانوں پر روزہ رکھنا فرض قرار دیا گیا، جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

یاایھاالذین امنو کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقونO (4)

ترجمہ: "اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ"۔

رمضان کا چاند نظر آتے ہی رمضان کے مہینے کا آغاز ہو جاتا ہے۔چاند نظر آتے ہی، عشاء کی نماز کے بعد مسجدوں میں تراویح پڑھی جاتی ہیں جن میں قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے۔ماہ رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے ایک رات کو "لیلۃ القدر" کی رات کہا جاتا ہے۔اس رات کی عبادت کو ایک ہزار راتوں کی عبادت سے افضل قرار دیا گیا ہے(۵)۔اس رات رحمت کے فرشتے زمین پر آتے ہیں اور صبح

ہونے تک زمین پر ہی رہتے ہیں۔ ماہِ رمضان کے آخری جمعہ کو ''جمعۃ الوداع'' کہا جاتا ہے۔ اس روز بھی عبادت اور نماز کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔ عید الفطر کا چاند انیتس یا تیس رمضان المبارک کو نظر آتا ہے۔ جیسے ہی آسمان پر چاند نظر آتا ہے یا سرکاری سطح پر چاند نظر آنے کا اعلان ہوتا ہے ہر طرف مبارکباد کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ عید الفطر کی صبح لوگ سویرے اُٹھ کر نہا دھو کے نئے کپڑے پہنتے ہیں اور فجر کی نماز کی ادائیگی کے بعد میٹھی چیز کھا کر عید کی نماز کے لیے روانہ ہو جاتے ہے۔ عید کی نماز زیادہ تر کھلے میدانوں یا عید گاہ میں ہوتی ہے۔ شہر کی بڑی مساجد میں بھی عید کی نماز کی ادائیگی کا اہتمام ہوتا ہے۔ نماز عید کی ادائیگی کے بعد لوگ ایک دوسرے کو گلے ملتے اور عید کی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ بچوں کو عیدی دی جاتی ہے۔ عید کے دن کم و بیش ہر گھر میں میٹھی چیز ضرور بنتی ہے اور عید ملنے کے لیے آنے والے دوستوں اور عزیزوں کو پیش کی جاتی ہے۔ عید الاضحی جس کو مسلمان بقر عید کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں مسلم معاشرے کا بہت اہم تہوار ہے۔ یہ تہوار حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ پیش آنے والے ایک مشہور واقعے کی یاد میں منایا جاتا ہے(۶)۔ دنیا بھر کے مسلمان حضرت ابراہیمؑ کی اس عظیم قربانی کی یاد میں عید الاضحی یا بقر عید کا تہوار مناتے ہیں۔ یہ تہوار مسلمان قوم کو یہ یاد دلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں عزیز سے عزیز ترین چیز کی قربانی سے بھی گریز نہیں کرنا چاہیے، عید الاضحی کا تہوار اسلامی مہینے ذی الحجہ کی دس تاریخ کو منایا جاتا ہے۔ اس روز صاحب نصاب مسلمان حلال جانوروں مثلاً گائے، بھینس، بیل، بکرے، دنبے اور اونٹ وغیرہ کی قربانی کرتے ہیں۔۔ اس روز گھروں میں آنے جانے والوں کو زیادہ تر گوشت کے پکوان کھلائے جاتے ہیں۔ مٹھائی کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔

عید میلاد النبی ﷺ وہ یوم سعید ہے جس دن ہادی دو جہاں، رحمت دو عالم حضرت محمد ﷺ کی اس جہاں میں آمد ہوئی۔ مسلمان اس دن کو بھی بطور عید مناتے اور رب کائنات کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہماری ہدایت کے لیے آسمان نبوت سے آپ ﷺ کو مبعوث فرمایا جس نے تاریک قلوب کو روشن کیا۔ جس نے انسان کو انسانیت کا سبق پڑھایا اور سنگلاخ زمینوں پر علم و معرفت کے دریا بہا دیے۔ عید میلاد النبی ﷺ 12 ربیع الاول کو منائی جاتی ہے۔ اس روز مساجد اور جلسہ گاہوں میں علماء کرام آپ ﷺ کی سیرت پاک پر مختلف زاویوں سے وعظ و بیان کا اہتمام کرتے ہیں۔ ذکر رسول اور نعت رسول کی مجالس کا خصوصی طور پر انعقاد ہوتا ہے۔ اسلامی مہینے رجب المرجب کی ستائیسویں رات کو ''شب معراج'' منائی جاتی ہے۔ یہ وہ رات ہے جس رات کو اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ معراج پر تشریف لے گئے تھے اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا تھا۔ واقعہ معراج میں آپ ﷺ کو رات کے تھوڑے حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی گئی، پھر وہاں سے بلند آسمانوں پر آپ ﷺ کو لے جایا گیا۔ رب تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنے قرب خاص میں بلایا اور اپنی قدرت کی نشانیاں دکھائیں۔ آپ ﷺ کے ساتھ اس سفر میں حضرت جبریلؑ بھی تھے۔ آپ ﷺ براق نامی چوپائے پر سوار ہو کر اس سفر پر روانہ ہوئے(۷)۔ اسی واقعہ کی تصدیق کرنے کی وجہ سے حضرت ابو بکر کا لقب صدیق ہوا تھا(۸)۔ اس سفر میں آپ ﷺ کو جو تحفے عطا

کیے گئے اُن میں پانچ نمازیں، سورۃ بقرہ کی آخری آیات اور آپ کی اُمت کے ہر اُس شخص کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے جو اس حال میں فوت ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا تھا۔''شب برات'' کی رات اسلامی مہینے شعبان کی چودہ اور پندرہ کی درمیانی شب ہوتی ہے۔اس رات کے متعلق حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:

'' ان اللہ عزاوجل ینزل لیلۃ النصف من شعبان الی السماء الدنیا فیغفر لا کثر من عدد شعر غنم کلب'' (9)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات میں آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتے ہیں۔

یوں تو شعبان کا پورا مہینہ ہی بڑا متبرک ہے۔ سرورِ دوعالم حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:

'' شعبان شھری و رمضان شھراللہ'' (10)

ترجمہ: ''رمضان میرے اللہ کا مہینہ ہے اور شعبان خود میرا مہینہ''۔

حضور ﷺ تو شعبان کے مہینے سے ہی روزوں کا آغاز کر دیا کرتے تھے۔پندرہ شعبان کی رات فضیلت کی رات ہے جس میں خدا کی رحمتیں و نوازشیں بے حساب ہوتی ہے۔اس رات کو مسلمان جاگ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں اور توبہ واستغفار میں رات گزارتے ہیں۔ مساجد اور گھروں میں عبادات کا سلسلہ شروع ہوتا ہے جو ساری رات جاری رہتا ہے۔اسلامی قمری سال کے پہلے مہینے کا نام محرم الحرام ہے۔ایام جاہلیت میں اس مہینے میں چونکہ جنگ کو حرام قرار دیا گیا اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا تھا۔اکسٹھ ہجری کے اندر اس مہینے میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس سے ملت اسلامیہ انتہائی غم میں ڈوب گئی۔ محرم کی دس تاریخ کو اسلامی دنیا یوم عاشور کے نام سے یاد کرتی ہے۔اس دن کربلا کے میدان میں حضرت امام حسینؓ، آپ کے خاندان کے دیگر لوگ اور آپؓ کے جانثار ساتھ یزید کی فوج کے حق و باطل کے معرکے میں شہید ہو گئے (۱۱)۔اس عظیم ترین حادثے کی یادگار منانے کے لیے ہر سال ماہِ محرم لوگ میں مختلف انداز میں تقاریب کا انعقاد کرتے ہیں۔ محرم کی محافل ذکر میں واقعہ کربلا کی حقیقت اور اہمیت پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔اسلامی تہواروں اور تقریبات میں سے چیدہ چیدہ تہوار و تقریبات کا تعارف پیش کرنے کے بعد مضمون نگار اپنا رہوار قلم زیرِ نظر موضوع ''جمعۃ المبارک بطورِ تہوار'' کی طرف کرتا ہے۔ذیل میں قرآن مجید، احادیث مبارکہ، اسوہ رسول ﷺ اور اسلامی تاریخ کے مطالعے کی روشنی میں جمعۃ المبارک کی اہمیت وافادیت بیان کی جائے گی۔ جس کے مطالعے سے یہ اندازہ لگایا جا سکے گا کہ جمعۃ المبارک کا دن مسلمانوں کے لیے کسی تہوار سے کم نہیں ہے۔اس دن کے فضائل، مسائل اور اعمال یقیناً اسی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ عیدین، شب قدر، رمضان المبارک اور میلاد النبی ﷺ کی طرح جمعۃ المبارک

کا دن بھی مسلم امہ کے لیے پروردگار کا عظیم تحفہ ہے۔ اللہ رب العزت نے اس دنیا کو ہدایت سے سرفراز کرنے اور اشرف المخلوقات کو معزز بنانے کے لیے انبیاء اور رسولوں کا ایک سلسلہ شروع کیا جو حضرت آدمؑ سے شروع ہوا اور خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ پر ختم ہوا۔ اس عرصے میں اللہ تعالیٰ نے کم و پیش ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اور رسول اس دنیا میں مبعوث فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی اور امت کو کوئی نہ کوئی فضیلت دی ہے۔ اسی طرح حضرت محمد ﷺ کی امت کو بھی کئی فضیلتیں عطا کیں۔ امت محمدیہ ﷺ کو عطا ہونے والی فضیلتوں میں سے ایک فضیلت اِن کو جمعۃ المبارک کا دن ملنا ہے۔ جمعۃ المبارک کا دن وہ بابرکت دن ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی لاریب کتاب قرآن مجید میں اس طرح فرمایا:

یآیھاالذین ا منو اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الیٰ ذکر اللہ و ذرروالبیع،ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمونo(12)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! جب تمہیں جمعہ کے دن نماز کے لیے پکارا جائے تو دوڑ کر جاؤ اللہ کے ذکر کی طرف اور تجارت کو چھوڑ دو یہی چیز تمہارے لیے فائدہ بخش ہے اگر تم جان سکو''۔

مذہب اسلام انفرادیت کی بجائے اجتماعیت کو فروغ دیتا ہے، دکھ سکھ بانٹنے اور برداشت کرنے کا درس دیتا ہے۔ اسلام ایسا دین ہے جس کا پیغام ہر دم محبت ہے۔ ہجرت کے بعد جب آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرامؓ مدینہ تشریف لائے تو یہاں انصار مدینہ نے یہودیوں کی تقلید میں عبادت کے لیے ایک دن مقرر کر رکھا تھا۔ یہ جمعہ کا دن تھا اور اسے ''یوم العروبہ''(13) کہا جاتا تھا۔ آپ ﷺ نے بھی جمعہ کو فضیلت والا دن قرار دیا۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ فرماتے ہیں:

''یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم و فیہ ادخل الجنتہ وفیہ اخرج منھا''(14)

ترجمہ: ''بہترین دن جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اسی دن جنت میں گئے، اسی دن جنت سے دنیا میں بھیجے گئے۔ اس دن کو سب سے پہلے جمعہ کا نام ''جناب کعب بن لوی'' نے دیا جو خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کے جد امجد تھے(15)۔ بارہویں سال نبوی ﷺ میں مدینہ منورہ میں جمعہ کی نماز کی امامت حضرت سیدنا اسید بن زرارہؓ نے فرمائی۔ یہ نماز جمعہ اسلام میں جمعہ کی پہلی باجماعت نماز تھی۔ سنن ابی داؤد کی روایت میں آتا ہے:

'' عن ابیہ کعب بن مالک: انہ کان اذا سمع النداء یوم الجمعۃ ترحم لا سعد بن زرارہ،لانہ اول من جمع بنا فی ھزم النبیت من حرۃ بنی بیاضہ فی نقیع یقال لہ'' (16)

''حضرت کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ جب بھی جمعہ کے دن اذان سنتے ہیں تو حضرت اسید بن زرارہؓ کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں

ہیں کیونکہ انہوں نے ہی ہم کو" حرم النبیت "،میں" نقیع "کے اندر" بنو بیاضہ "کی پتھریلی زمین میں جمعہ پڑھایا تھا" رسول اکرم ﷺ،12/ ربیع الاول یکم ہجری بمطابق 27/ ستمبر 622ھ کو قبا سے سوار ہو کر قبیلہ "بنی سالم ابن عوف" بطن وادی میں پہنچے تو جمعہ کا وقت ہو گیا یہاں آپ ﷺ نے سو افراد کے ساتھ جمعہ ادا فرمایا: نبی کریم ﷺ کی معیت میں یہ پہلا جمعہ تھا(17)۔جمعہ کی فضیلت کے حوالے سے حضرت سلمان فارسی بیان کرتے ہیں:

" لا یغسل رجل یوم الجمعة و یتطهر ما استطاع من طهر،و ید هن من دهنه،او یمس من طیب بیته ثم یخرج،فلا یفرق بین النین،ثم یصلی کا کتب له ثم ینصت اذا تکلم الامام،الا غفر له ما بینه وما بین الجمعة الاخوک" (18)

"نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا،جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرے اور حسب استطاعت طہارے کرے، تیل لگائے اور خوشبو لگائے۔ پھر اپنے گھر سے نماز جمعہ کے لیے نکلے اور (صفوں کے درمیان پر سکون بیٹھے ہوئے) دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے۔ پھر نماز پڑھے جو اس کے لیے لکھ دی گئی ہے پھر جب امام خطبہ دے تو خاموش رہے،اُس کے اِس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں "۔جمعۃ المبارک کے دن کو عید کے دن سے بھی افضل قرار دیا گیا ہے۔ سنن ابن ماجہ کی حدیث میں ارشاد نبوی ہے:

" سیداالایام یوم الجمعة و اعظمها عندالله،واعظم عندالله من یوم الفطر و یوم الاضحی" (19)

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنوں کا سردار یوم جمعہ ہے اور یہ سب سے زیادہ عظمت والا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عید الفطر اور عید الاضحی سے بھی زیادہ عظمت والا ہے"جمعہ کے مبارک دن میں ایک ایسی ساعت ہے جس کو جو مسلمان پائے اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے جو بھی سوال کرے اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرما دیتا ہے۔ مسلمان پر یہ حق ہے کہ جب جمعہ کا دن ہو تو وہ مسواک کرے اور عمدہ لباس پہنے اور اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو وہ لگائے۔جمعہ کے دن کے اہم اعمال میں غسل کرنا، عمدہ لباس پہننا، خوشبو لگانا، تیل لگانا، ناخن تراشنا، مسواک کرنا، جمعہ کی ادائیگی کے لیے جلدی نکلنا، آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجنا، سورۃ الکہف کی تلاوت کرنا، بیماروں کی عیادت کرنا وغیرہ شامل ہیں۔اللہ رب العزت نے جو نعمتیں عطا کیں ان میں جمعہ کا دن بھی شامل ہے۔یوم جمعہ "سید الایام" ہے۔اس دن کی عظمتوں کے بارے میں آپ ﷺ فرماتے ہیں:

" من توضا فاحسن الوضوء ثم انی الجمعة فاستمع و انصت،غفر له ما بین الجمعة الی الجمعة وذیادة ثلاثة ایام "۔(20)

"جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور پھر جمعہ کے لیے آئے اور غور سے (خطبہ) سنے اور خاموش رہے تو اس کے جمعے سے جمعے تک کے اور مزید تین دن کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں"۔

درج بالا آیات اور احادیث مبارکہ سے یوم جمعہ کی فضیلت و مرتبہ واضح ہو جاتا ہے۔یوم جمعہ مسلمانوں کے لیے عید کا دن ہے جس کی تائید

پچھلے صفحات پر دی گئی حدیث مبا کہ سے بھی ہوتی ہے جس میں اللہ کے نبی فرماتے ہیں کہ جمعہ کا دن اللہ کے نزدیک عید الفطر اور عید الاضحی سے بھی بڑی عظمت والا دن ہے۔ مذہب اسلام نے ہمیں جو تقریبات دیں اُن میں جمعہ، عیدین اور شب ہائے مبارکہ وغیرہ شامل ہیں، ان میں سے ہر ایک کی اہمیت مسلمہ ہے۔تاریخ اسلام گواہ ہے کہ اِن مواقع سے مسلمانوں میں تنظیم، اخوت اور وحدت کے زبردست لیے گئے۔ اگرامت مسلمہ ایک مرتبہ پھر اپنی کھوئی ہوئی عظمت، اخوت اور یکجہتی کو دوبارہ زندہ کرنا چاہتی ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان اجتماعات میں پھر سے جان ڈالنے کی کوشش کرے۔ جمعۃ المبارک کے اجتماع سے اپنے شہر یا کم از کم اپنے محلہ کے تنظیمی مسائل بآسانی حل کیے جا سکتے ہیں۔اس اجتماع میں قرآن، حدیث، سیرت، اسوہ رسول ﷺ، صحابہ کرام کی زندگی، بزرگان دین کی محنت کو عوام الناس کے سامنے پیش کرنے کے ساتھ ساتھ عصری مسائل پر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بحث کر کے ان مسائل کا حل نکالا جا سکتا ہے۔ اسلامی تقریبات محض رسم و رواج، جشن، ہلہ گلہ، ہلڑ بازی اور آتش بازی کے لیے مقرر نہیں کی گئیں بلکہ ان میں معاشی و معاشری اور اخلاقی فلاح کے پہلو کار فرما ہیں۔ جمعۃ المبارک کا اجتماع ہماری عظمت رفتہ کی یادگار ہے۔اس دن ہم اپنی تاریخ کے ایسے واقعات یا اشخاص اور تاریخ اسلام کے اُس سنہری دور کو یاد کرتے ہیں جو مسلمانوں کا سرمایہ افتخار سمجھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام مسلمانوں کو جمعۃ المبارک کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس دن کو پورا پورا اجر و ثواب عطا فرمائے (آمین)

References

1. Eideen kee tahwar: Imam Nisai, Sunan al Nisai, Vol.3, Bab: Namaz Eideen see mutaliq ahkam wa masail, Darul Uloom Mumbai, 2013, p. 408.
2. Ibid.
3. Al Quran, Surat al Inam: 162.
4. Surat al Baqarah: 183.
5. Surat al Qadar: 3.
6. Eid al Adha: Amaduddin ibn Kahteer, Hafiz, Tafseer Ibn katheer, Tafseer Para: 23, Surat al Saafat, 101-110, Maktaba Qudosia Lahore, 2006, p. 41.
7. Khalid Ghar Jakhi, Mairaj u Nabi S.A.W, Idara Ahya al Sunah, Gujranwala, p. 12.
8. Abdul Hadi Madani, Mairaj u Nabi S.A.W, Idara Touheed wa Irshad, Saudi Arabia, 2010, p. 33.
9. Abu Essa Tirmizi, Imam, Jamia Tirmizi, Mutarjum: Molana Muhammad Siddique Hazarvi, 1996, p. 403.
10. Jalaluddin Siyooti, Imam, Jama Sagheer, Jamia Nizamia Rizwiya, Lahore, hadith: 4889, p. 103.
11. Hidayatullah Nadvi, Shaheed Karbala, Hafiz Shabir Publiser, Miyan Chanoon, p. 5.
12. Surat al Juma: 9.

13. Muneer Qamar, Muhammad, Jumat al Mubarak: Fazail wa Adab, Maktaba Sulfiya Lahore, 2002, p. 9.
14. Muslim bin Hajja, Imam, Shaheeh Muslim, Tarjuma: Alama Waheedu Zaman, Vol.2, Khalid Ahsan Publisher, Lahore, 2004, p. 328.
15. Muneer Qamar, Muhammad, Jumat al Mubarak: Fazail wa Adab, Maktaba Sulfiya Lahore, 2002, p. 9.
16. Abu Dauood Suleman bin Ashas, Imam, Sunan abu Dauood, Vol: 1, Tarjuma: Ab Amar Umar Farooque, Maktaba Darul Islam, Lahore, 2006, p. 762.
17. Qazi Muhammad Salman Mansoorpuri, Rihmatullilalameen, Vol:1, Faisilabad, 2007, p. 113.
18. Muhammad bin Ismail Bukhari, Saheeh Bukhari, Maktaba Darul Islam, Lahore, 2015, p. 257.
19. Imam Abu Abdullah ibn Majah, Sunan ibn Majah, Bab: Juma kee din zaib wa zenat ka bayan, hadith: 1098.
20. Abu Dauood Suleman bin Ashas, Imam, Sunan abu Dauood, Vol: 1, Tarjuma: Ab Amar Umar Farooque, Maktaba Darul Islam, Lahore, 2006, p. 751.